بسم اللہ الرحمن الرحیم

"فَإِنّ أَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ، وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمّدٍ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلّمَ، وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةً، وَكُلَّ ضَلاَلَةٍ فِي النّارِ"۔

132:حج ادا کرنے کا مسنون طریقہ

آج کے خطبے میں "صفة الحج" (حج ادا کرنے کا مسنون طریقہ)۔

حاجی کو چاہیے جو حج کرنا چاہتا ہے سب سے پہلے وہ یہ جان لے کہ اس نے کون سا حج کرنا ہے؟ حج کی تین قسمیں ہیں اور ہر قسم کے اپنے اپنے احکام اور مسائل ہیں اگرچہ اجمالاً ملتے جلتے ہیں لیکن تفصیلاً اختلاف ہے، تینوں قسموں میں۔

1۔ پہلی قسم ہے حج تمتع اور حج تمتع میں نیت ہوتی ہے حج اور عمرے کی اکٹھے یا عمرے کی پہلے اور بعد میں حج کی نیت۔ یعنی حج کے مہینے میں اور حج کے جو مہینے ہیں وہ ہیں شوال، ذوالقعدۃ اور ذوالحجۃ۔

حج کے مہینے میں عمرہ کرنا اور 8 تاریخ کو 8 ذوالحجۃ کو حج کے لیے نیت کرنا۔ اور عمرے کے بعد بال کٹوانے کے بعد احرام کو اتار دینا اور حلال ہو جانا۔ اس حج میں قربانی واجب ہے اسے کہتے ہیں حج تمتع کہ پہلے عمرہ کرنا پھر عمرے سے فارغ ہو کر حلال ہو جانا اور پھر 8 ذوالحجۃ کو حج کی نیت سے منیٰ کی طرف جانا۔

حج تمتع کی نیت یہ ہے اچھی طرح سمجھ لیں "لبيك اللّهم عُمْرَة متمتعًا بها إلي الحج" (اے اللہ! میں عمرے کے لیے حاضر ہوں تمتع کرتے ہوئے حج کے لیے)۔

یا دوسری قسم کی جو نیت ہے حج تمتع میں "لبيك اللّهم عُمْرَة" (اے اللہ! میں عمرے کے لیے حاضر ہوں)۔ لیکن جب عمرے سے فارغ ہو جائے 8 تاریخ کو جہاں پر وہ موجود ہے وہیں سے وہ حج کی نیت کرتے ہوئے یوں کہے "لبيك اللّهم حجاً" (کہ اے اللہ تعالیٰ میں حج کے لیے حاضر ہوں)

2۔ دوسری قسم ہے حج قران اور حج قران میں عمرہ اور حج دونوں کو ملایا جاتا ہے اور اس کی نیت "لبيك اللّهم حجاً و عمرة" (اے اللہ! میں حج اور عمرے کے لیے حاضر ہوں)۔

طواف اور سعی کرنے کے بعد بال نہیں کٹوانے اور نہ ہی احرام اتارنا ہے جب تک کہ حج کے سارے کے سارے اعمال سے یہ حاجی فارغ نہ ہو جائے اور اس میں بھی قربانی لازم ہے۔

3۔ تیسری قسم ہے حج اِفراد اور حج اِفراد میں نیت ہوتی ہے ''لبیك اللّٰهم حجاً'' (اے اللہ! میں حج کے لیے حاضر ہوں)۔ طواف اور سعی کرنے کے بعد بال نہیں کٹوانے اور نہ ہی احرام اتارنا ہے جب تک حج کے سارے کے سارے اعمال سے فارغ نہیں ہو جاتا اور اس میں قربانی لازم نہیں ہے واجب نہیں ہے، حج اِفراد میں قربانی واجب نہیں ہے۔

آج کے خطبے میں ہم ایک قسم پر بات کرتے ہیں کہ حج قران کیسے کیا جاتا ہے؟

نبی کریم ﷺ نے جب حج کا عزم کیا سن دس ہجری کو کہ اس سال میں حج کرنا ہے تو اعلان کروا دیا اور مدینے کے ارد گرد کے علاقوں سے لوگ حج کے لیے آئے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (کہ میں نے دیکھا جہاں تک میری نظر جا رہی تھی لوگ ہی لوگ تھے)۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے لیے بہت ہی زیادہ لوگ اکٹھے ہو گئے تھے یہ شرف حاصل کرنے کے لیے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کریں اور نبی رحمت ﷺ سے حج کے طریقے سیکھ لیں۔ نبی رحمت ﷺ نے حج قران کیا تھا تو آیئے دیکھتے ہیں کہ حج قران کے احکام اور مسائل کیا ہیں۔

اس شخص کو چاہیے جو حج قران کرنا چاہتا ہے وہ میقات سے اور میقات وقت سے لیا گیا ہے اور اس خاص جگہ کا نام ہے جہاں پر حاجی پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس جگہ سے آگے نہ بڑھے سوائے اس کے کہ وہ احرام باندھ لے اور نیت کر لے۔ اگر وہ اس جگہ کو کراس کر جاتا ہے اور اس سے آگے بڑھ جاتا ہے بغیر احرام کے تو اس پر دم واجب ہو جاتا ہے، اسے کہتے ہیں میقات اور مختلف علاقوں کے مختلف جگہوں کے مختلف میقات ہیں۔

تو جب وہ شخص جو حج کا عزم کرتا ہے حج قران کرنا چاہتا ہے جب میقات پر پہنچے تو وہ پہلے غسل کرے اور غسل کرنے کے بعد مردوں کے لیے دو سفید چادریں ہیں ایک تہبند اور ایک چادر وہ پہن لے، دو رکعت سنت الوضوء ادا کرنا چاہے تو کر لے۔ احرام کی کوئی دو رکعت نہیں ہے سنت سے ثابت نہیں ہے جو کہ عام طور پر لوگوں میں رائج اور مشہور ہے۔ دو رکعت وضو کے لیے ہے سنت الوضوء ہے اور یہ دو رکعت احرام کی دو رکعت نہیں ہے۔

عورتوں کے لیے کوئی خاص کپڑا نہیں ہے احرام کا عورت اپنے پاک اور شرعی کپڑوں میں (جیسے بھی ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ پاک ہوں اور شرعی ہوں) شرعی یعنی زیب و زینت نہ ہو، تنگ کپڑے نہ ہوں عورت احرام کر سکتی ہے۔

پھر اس کے بعد جب سواری پر سوار ہو جائے تو نیت کرے اور قران کی نیت ہے ''لبیك اللّٰهم حجاً و عمرة'' (اے اللہ تعالیٰ! میں عمرہ اور حج کے لیے حاضر ہوں)۔ پھر تلبیہ پڑھے ''لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيكَ لَكَ'' اور یہ تلبیہ مسلسل پڑھنا ہے جب تک کہ وہ مکہ نہیں پہنچ جاتا اور حرم میں داخل نہیں ہو جاتا۔ تلبیہ کے علاوہ بھی

جو اذکار جو سنت سے ثابت ہیں وہ پڑھ سکتا ہے، درود شریف بھی پڑھ سکتا ہے اور ''سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ'' بھی پڑھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ سنت سے ثابت ہوں اذکار اللہ، یالطیف یالطیف، اس طریقے کے الفاظ جو سنت سے ثابت نہیں ہیں ایسے اذکار جائز نہیں ہیں۔

تلبیہ پڑھتے ہوئے جب حرم میں داخل ہو جائے تو حرم میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت سنت سے ثابت نہیں۔ جب نبی رحمت ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور حرم میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے انہوں نے جو کام کیا وہ تھا طواف تو سب سے پہلے طواف کرنا ہے اور طواف کا آغاز ہوتا ہے حجر اسود سے۔ سب سے پہلے یہ حاجی اپنا احرام درست کر لے اور یہاں پر کافی ساتھی غلطی کرتے ہیں کہ ان کا تہبند ناف کے نیچے ہوتا ہے اور ناف ستر ہے اور ستر ڈھانپنا واجب ہے یاد رکھیں تو اپنا احرام اچھی طرح درست کر لیں۔ اور دوسری غلطی کہ احرام ٹخنوں سے نیچے بھی کبھی کبھی ہوتا ہے اور یہ حرام ہے جائز نہیں ہے آپ جانتے ہیں ۔ تو اپنا احرام درست کر لیں اور یہ درستگی صرف طواف کے لیے نہیں ہے بلکہ پورے حج میں جب تک یہ احرام موجود ہے یہ اس وقت تک کے لیے ہے لیکن ابھی سے اس لیے آگاہ کیا جا رہا ہے کہ ابھی حج کے اعمال شروع ہو رہے ہیں۔

اپنی چادر سے دونوں کندھوں کو ڈھانپ لیں۔ دونوں کندھے ڈھانپے ہوئے تھے تو اپنا دایاں کندھا نکال لیں اسے کہتے ہیں اضطباع۔ اضطباع طواف میں سنت ہے یعنی اس کا مطلب ہے کہ طواف سے پہلے جب حاجی احرام باندھتا ہے تو اس کے دونوں کندھے ڈھکے ہوئے ہونے چاہیئں اور اکثر حاجی اپنے گھر سے یا میقات سے ہی اپنا دایاں کندھا نکال لیتے ہیں تو بہتر یہ ہے کہ دونوں کندھے ڈھکے ہوئے ہوں جب طواف شروع ہو تو اپنا دایاں کندھا نکالیں اسے اضطباع کہتے ہیں۔

جب حجر اسود کے سامنے پہنچے تو اسے بوسہ دے اگر دے سکتا ہے تو اور اگر آسانی ہو اگر بوسہ نہیں دے سکتا تو اپنا دایاں ہاتھ لگا کر اس کو بوسہ دے دے اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتا اگر اس کے ہاتھ میں لاٹھی ہے تو اس لاٹھی کو یا اس چیز کو حجر اسود پر لگا کر اسے بوسہ دے دے اور اگر یہ بھی نہیں ہو سکتا تو پھر دور سے دائیں ہاتھ کو اٹھاتے ہوئے ایک مرتبہ کہے اللہ اکبر اور اس طریقے سے اس کا طواف شروع ہو گیا طواف حجر اسود سے شروع کرنا ہے اللہ اکبر کہتے ہوئے اور حجر اسود تک بھی آنا ہے۔

ایک چکر طواف کا حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک ہوتا ہے۔

کوئی بھی آپ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیں جو سنت سے ثابت ہے وہ آپ کر سکتے ہیں، قرآن مجید کی کسی بھی سورۃ کی تلاوت آپ کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ جو چھوٹی کتابیں بکتی ہیں چھوٹے کتابچے ہوتے ہیں جو حرم کے باہر بکتے ہیں ان میں کچھ اذکار لکھے ہیں کچھ

دعائیں ہیں کہ پہلے چکر کی دعا دوسرے چکر کی دعا، ساتویں چکر تک اس طریقے سے اس میں لکھا ہوا ہے تو یہ طریقہ سنت سے ثابت نہیں ہے ان کتابوں سے پڑھنا درست نہیں ہے۔ کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے جب حج کیا تھا تو انہوں نے چکر کے لیے کوئی بھی خاص دعا صحابہ رضی اللہ عنہم کو نہیں سمجھائی کہ پہلے چکر میں آپ نے یہ دعا پڑھنی ہے دوسرے میں یہ پڑھنی ہے تیسرے میں یہ پڑھنی ہے۔ اگر یہ سنت سے ثابت ہوتا اور نبی رحمت ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس طریقے سے سمجھاتے تو آج ہم بھی سب سے آگے اس پر عمل کرتے اور ہمارے علماء بھی سب سے آگے اس پر عمل کرتے لیکن کیوں کہ جب نبی رحمت ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کوئی بھی خاص ذکر بیان نہیں کیا طواف کے لیے اور نہ ہی صفاء و مروۃ کے لیے تو آج ہمارے لیے بھی یہ درست نہیں ہے کہ ہم اپنے طریقے سے ان دعاؤں کو کہ پہلا چکر، دوسرا چکر اور تیسرے چکر کی دعائیں بنا کر ان پر عمل کریں ان کو پڑھیں۔ جو بھی آپ دعا کرنا چاہتے ہیں آپ کریں بشرطیکہ سنت سے ثابت ہو بدعی ذکر نہ ہو۔

جیسے بعض لوگ صوفی اذکار لے کر آتے ہیں اور ان کو پڑھتے رہتے ہیں حج اور عمرے میں بھی۔ یاد رکھیں جو سنت سے ثابت نہیں ہے وہ ویسے بھی بدعت ہے اور حج میں ہر چیز کی حرمت بڑھ جاتی ہے یاد رکھیں۔ جھوٹ بولنا پہلے بھی حرام ہے اور احرام کے بعد اس کی حرمت بڑھ جاتی ہے، غیبت کرنا پہلے بھی حرام ہے اور احرام کے بعد حج کے موقع پر بُرائی اور اس کی سزا اور بھی بڑھ جاتی ہے یاد رکھیں تو بدعی اذکار سے آپ گریز کریں۔

جب رکن یمانی کی طرف پہنچیں رکن یمانی کو اگر ہاتھ لگا سکتے ہیں تو صرف دایاں ہاتھ لگانا ہے، نہ ہی رکن یمانی کو بوسہ دینا ہے اور نہ ہی ہاتھ لگانے کے بعد ہاتھ کو بوسہ دینا ہے اور اگر یہ نہ کر سکیں تو دور سے اشارہ بھی جائز نہیں ہے۔ کچھ لوگ دور سے جیسے کہ حجر اسود کی طرف جاتے ہوئے اشارہ کرتے ہیں ویسے ہی رکن یمانی کی طرف جاتے ہوئے بھی اشارہ کرتے ہیں تو یہ سنت سے ثابت نہیں ہے۔ آپ ہاتھ لگا سکتے ہیں تو صرف ہاتھ لگائیں لیکن بوسہ بھی نہیں دینا اور دور سے اشارہ بھی نہیں کرنا رکن یمانی کے لیے۔ جب رکن یمانی سے حجر اسود کی طرف چلیں تو ایک خاص دعا ہے یہاں پر آپ ہر چکر میں پڑھ سکتے ہیں نبی رحمت ﷺ سے ثابت ہے یہ: ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرة:201)

(اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا کی بھی بھلائی اور اچھائی عطا فرما اور آخرت کی بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے نجات عطا فرما)

یہ آپ بار بار پڑھتے رہیں، یہ سورۃ البقرۃ کی آیت کا ایک حصہ ہے اس میں دنیا اور آخرت کی کامیابی موجود ہے، دنیا کی کامیابی، آخرت کی کامیابی اور جہنم کے عذاب سے چھٹکارا اور یہی ہر انسان کی اس زمین کے اوپر یہی خواہش ہے۔ ہر مسلمان کی یہی خواہش

ہے کہ دنیا کی بھائی اسے مل جائے، آخرت کی بھلائی مل جائے اور اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے آزاد کر دے اس لیے آپ سات چکروں میں یہ دعا رکن یمانی سے لے کر حجر اسود تک پڑھ سکتے ہیں۔

ایک چیز کا خیال کیا جائے کہ جو حجر اسمٰعیل ہے جسے حطیم بھی کہتے ہیں اس کے اندر سے طواف نہیں کرنا کیوں کہ وہ کعبہ کا حصہ ہے اس کے اندر سے طواف کرنے سے طواف نہیں ہوتا اگر غلطی سے کوئی بھی شخص وہاں سے چلا جائے تو اس کا وہ چکر نہیں گنا جائے گا اور وہ اس چکر کو دوبارہ لوٹائے گا اسی وقت۔ اگر وہ بھول جائے اور پورا طواف کرنے کے بعد اسے یاد آئے تو پورا طواف اس پر واجب ہو جاتا ہے۔ حجر اسمٰعیل (حطیم) کے اندر سے طواف نہیں ہوتا اس کے باہر سے ہمیشہ طواف ہوتا ہے۔

جب سات چکر پورے ہو جائیں طواف کے تو مقام ابراہیم کی طرف جانا ہے اور مقام ابراہیم کی طرف جاتے ہوئے یہ آیت پڑھنی ہے اگر کوئی شخص پڑھ سکے اگر آسانی ہو: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾(البقرة:125)

(اور مقام ابراہیم کو نماز کے لیے اس جگہ کا انتخاب کرو اور لے لو)

یعنی وہاں پر آپ نے دو رکعت سنت ادا کرنی ہے۔ سب سے پہلے اپنے دونوں کندھے ڈھانپ لیں اور دو رکعت پڑھیں، پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص۔ اس کے بعد اگر زم زم کا پانی آپ پینا چاہیں تو اس وقت مسنون وقت ہے آپ پی سکتے ہیں۔ اس کے بعد آپ روانہ ہو جائیں صفاء و مروۃ کی طرف۔

یاد رکھیں یہ جو طواف ہم نے کیا ہے قارن کے لیے یہ طواف القدوم ہے یہ عمرے کا طواف نہیں ہے۔ طواف سب ایک جیسے ہوتے ہیں چاہے وہ قدوم کا ہو چاہے وہ عمرے کا ہو احکام سب کے ایک ہی ہیں فرق صرف نام کا ہے کہ یہ طواف القدوم ہے جو سنت ہے اور عمرے کا طواف رکن ہوتا ہے۔ کیوں کہ قارن کے لیے ایک طواف اور ایک سعی جو رکن ہے وہ ضروری ہے اس کے بعد قارن جو حج قران کر رہا ہے اگر سعی کرنا چاہتا ہے تو اس وقت سعی حج جو اس نے دس تاریخ کو کرنی ہے آج وہ کر سکتا ہے مفرد اور قارن دونوں۔ وہ اگر سعی کرنا چاہتا ہے تو وہ صفاء و مروۃ کی طرف جائے مسعیٰ کی طرف اور صفاء کی پہاڑی پر چلتے ہوئے یہ آیت پڑھے:

﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۗ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ﴾(البقرة:158)

پھر اپنا رخ قبلے کی طرف کر لے، صفاء کی پہاڑی کے اوپر اپنا رخ قبلے کی طرف کر لے اور دونوں ہاتھ اٹھائے جیسے کہ دعا کے لیے اٹھائے جاتے ہیں اور یہ کہے "أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ" (میں شروع کرتا ہوں اس چیز سے جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا)۔ پھر

تین مرتبہ "اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر" کہے اس طریقے سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے۔ یہ اشارہ سنت سے ثابت نہیں ہے اور اکثر لوگ یہاں پر غلطی کرتے ہیں اس طریقے سے اشارہ کرتے ہیں جس طریقے سے حجر اسود کو اشارہ کیا جاتا ہے۔ یہاں پر دونوں ہاتھ دعا کے لیے ایسے اٹھانے ہیں اور تین مرتبہ "اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر" کہنے کے بعد یہ دعا پڑھنی ہے، یہ ذکر پڑھنا ہے:

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ،لَهُ الْمُلْكُ،وَلَهُ الْحَمْدُ،وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ،لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ"۔

اس کے بعد وہ جو بھی دعا مانگنا چاہتا ہے اپنے لیے اپنے بچوں کے لیے، اپنے والدین کے لیے، اپنے رشتے داروں کے لیے، عام مسلمانوں کے لیے، دوست احباب کے لیے تو اس کی یہ جگہ ہے دعا کی۔

دعا مانگنے کے بعد پھر یہی الفاظ دہرانے ہیں "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ،لَهُ الْمُلْكُ،وَلَهُ الْحَمْدُ،وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ،لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ ،أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ"۔

پھر اپنے لیے دعا کرے دوسری مرتبہ پھر یہ ذکر پڑھے پھر تیسری مرتبہ بھی دعا کرے۔

اس کے بعد اُتر جائے یہ اگر آسانی ہو یہ سنت طریقہ ہے۔ کچھ لوگ جلدی کرتے ہیں اگر رکنے میں زیادہ بھیڑ ہو جاتی ہے تو آپ چلتے ہوئے دعا کر سکتے ہیں کوئی حرج نہیں ہے۔ اب مروۃ کی طرف روانہ ہو جائیں دو سبز لائیٹوں کے درمیان میں مردوں کے لیے صرف دوڑ لگانا مسنون ہے اور سنت ہے وہ بھی اگر یہ خدشہ نہ ہو کہ آپ کا کوئی بچہ ساتھ ہے یا کچھ بچے آپ کے ساتھ ہیں تو وہ پیچھے رہ جائیں گے کوئی بچہ گم بھی ہو سکتا ہے تب آپ دوڑ نہ لگائیں۔ اگر آپ کے لیے دوڑ لگانا آسان ہے تو دو سبز لائیٹوں کے درمیان میں دوڑ لگائیں یہ سنت ہے۔ عورتوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ دوڑ لگائیں یہ صرف مردوں کے لیے ہے۔

صفاء و مروۃ کے درمیان میں چلتے ہوئے آپ کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتے ہیں کوئی خاص ذکر نہیں ہے، کوئی خاص دعا نہیں ہے بلکہ جو بھی سنت سے ثابت ذکر ہے وہ آپ کر سکتے ہیں قرآن مجید کی کسی بھی سورۃ کی تلاوت کر سکتے ہیں آپ کے لیے جائز ہے۔

جب مروۃ پر پہنچ جائے تو مروۃ پر پہنچتے ہی وہی کام کرے جو اس نے صفاء پر کیا تھا کہ قبلے کی طرف رخ کر لے اپنا، دونوں ہاتھ دعا کے لیے جیسے اٹھائے جاتے ہیں ویسے اٹھا لے، تین مرتبہ "اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر" کہے اس کے بعد وہی ذکر پڑھے اور اپنے لیے دعا کرے تین مرتبہ جیسے کہ صفاء پر کی تھی پھر مروۃ سے صفاء کی طرف روانہ ہو جائے۔ صفاء سے مروۃ تک ایک چکر ہے، مروۃ سے صفاء تک دوسرا چکر ہے اس طریقے سے آپ نے سات چکر لگانے ہیں اور ساتواں چکر ختم ہوتا ہے مروۃ پر۔

جب سات چکر پورے ہو جائیں اس کے بعد یہاں پر قارن کے لیے اور حج افراد کرنے والے لوگوں کے لیے سر کے بال کٹوانا جائز نہیں ہے۔اب اپنے سر کے بال نہیں کاٹے گا اور نہ ہی احرام کو کھولے گا وہی احرام کا لباس رہے گا۔اس طریقے سے طواف قدوم ہو گیا اور سعی الحج ہو گئی۔ یہاں پر آپ جب سعی کرنا چاہتے ہیں تو اس سے پہلے آپ اپنے دل میں یہ نیت کر لیں کہ یہ حج کی سعی ہے۔اس کے بعد اس طریقے سے آپ کا یہ طواف قدوم اور سعی الحج ہو گئی ہے۔

8 ذوالحجہ کو روانہ ہو جانا ہے منیٰ کی طرف۔ منیٰ میں ضحیٰ کے وقت جانا ہے یعنی ظہر سے پہلے جانا منیٰ کی طرف مسنون ہے آپ جب منیٰ پہنچ جاتے ہیں ظہر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو آپ نے ظہر عصر مغرب عشاء اور فجر کی نماز 9 تاریخ کو منیٰ میں ادا کرنی ہے اور منیٰ میں جو نماز ادا کی جاتی ہے جتنے بھی باقی دن ہیں حج کے منیٰ میں صرف قصر کیا جاتا ہے جمع نہیں کیا جاتا۔ ظہر کی نماز دو رکعت (چار کی جگہ دو رکعت) قصر ادا کرنی ہے ظہر کے وقت اور عصر کی نماز عصر کے وقت دو رکعت ادا کرنی ہے، مغرب کی نماز تین رکعت اور عشاء کی نماز دو رکعت اپنے وقت میں، دونوں کو جمع نہیں کرنا اور رات منیٰ میں گزارنی ہے۔

صبح 9 ذوالحجہ کو فجر کی نماز کے بعد حاجی انتظار کرے جب تک سورج پورا نکل نہیں جاتا سورج طلوع ہونے کے بعد وہ روانہ ہو جائے عرفات کی طرف اور عرفات جاتے ہی ضحیٰ کا وقت ہو جاتا ہے تقریباً ظہر سے پہلے حاجی پہنچ جاتا ہے اور ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ خطبہ سننا مسنون ہے تو خطبہ سنے خطبہ سننے کے بعد جو نماز ادا کی جاتی ہے ایک آذان ہوتی ہے اور دو نمازیں ادا کی جاتی ہیں، ظہر کی نماز دو رکعت اور ظہر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد عصر کی نماز دو رکعت، اسے کہتے ہیں جمع تقدیم کہ عصر کی نماز کو وقت سے پہلے ادا کیا جا رہا ہے۔ یہاں پر قصر بھی ہے چار کی جگہ پر دو پڑھ رہے ہیں اور جمع بھی ہے کہ ان دونوں کو جمع کر لیا۔

اس کے بعد حاجی اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے فارغ ہو جائے یہی وقت ہے دعا کا، یہی وقت ہے استجابت کا اور یہی پورے کے پورے حج کا نچوڑ ہے۔ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا "الحجُّ عَرَفَة" حج عرفات ہی ہے۔اس دن اللہ تعالیٰ دنیا کے آسمان پر نازل ہوتے ہیں کما یلیق بجلاله سبحانه وتعالیٰ اور اپنے فرشتوں سے گفتگو کرتے ہیں اور کہتے ہیں (دیکھو میرے بندے آئے ہیں ان کے چہروں پر گرد و غبار ہے ان کے بال بکھرے ہوئے ہیں ان کے کپڑے بوسیدہ ہو چکے ہیں یہ کس لیے آئے ہیں؟)۔ کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ تیری رضا کے لیے آئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (اے میرے فرشتو! گواہ رہنا میں نے ان سب کو معاف کر دیا ہے)۔

یہ وہ دن ہے جس میں اگر اس بندے کی کوئی بھی حاجت ہے اور ہم سب حاجت مند ہیں، اگر کوئی بھی مصیبت ہے ہم سب مصیبتوں میں گھرے ہوئے ہیں، اگر کوئی بھی شخص مشکلات میں ہے اور ہم سب مشکلات میں گھر ہوئے ہیں تو یہی وقت ہے اپنے ربّ کو راضی کرنے کے لیے، یہی وقت ہے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائیں آسمان کی طرف اپنا سر جھکا لیں اور اپنے ربّ کے

سامنے گڑگڑا کر دعا مانگیں۔اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی دعا کو سنتا ہے اور اللہ تعالیٰ معاف بھی کر دیتا ہے بشرطیکہ اس بندے سے کبھی شرک نہ ہوا ہو کیوں کہ شرک وہ گناہ ہے جو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرتا بغیر توبہ کے یہ وقت ہے توبہ کرنے کا۔پورے سال میں گناہ کرتے ہیں ایک ہی دن ہوتا ہے بخشش کا۔

یہ انسان کب تک گناہ کرتا رہے گا؟ چالیس سال عمر ہو چکی ہے، پچاس سال عمر ہو چکی ہے ابھی بھی گناہ ہو رہے ہیں! کتنا اور زندہ رہو گے؟! موت آئے گی اور خبر بھی نہیں ہو گی اچانک موت کا فرشتہ آجائے گا روح لے جائے گا اور لوگ دیکھتے ہی رہتے ہیں کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔تو اس سے پہلے کہ موت کا فرشتہ آئے اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے تو آج وقت ہے ہم توبہ کر لیں اور عرفات کے دن تو ویسے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت اتنی وسیع ہو جاتی ہے کہ کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر تو دیکھے اس دن کسی کے ہاتھ خالی نہیں جاتے یہ وہ عظیم دن ہے۔جو مسنون ذکر ہے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ،وَلَهُ الْحَمْدُ،وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ "اور اس کے علاوہ کوئی بھی ذکر کر سکتا ہے۔

اکثر لوگ یہاں پر غلطی کرتے ہیں کہ وہ کھانے پینے میں مشغول ہو جاتے ہیں، کوئی کہاں دوڑ لگا رہا ہے کوئی کس طرف دوڑ لگا رہا ہے۔میرے بھائی سال میں ایک دن ہے بس پورا سال آپ کھاتے پیتے ہیں۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ بھوکے رہ جائیں یہ میرا مقصد نہیں ہے لیکن اپنا وقت ضائع نہ کریں جو تھوڑا سا آپ کو مل جائے وہ کھا لیں اپنی حاجت پوری کر لیں لیکن سارا وقت اسی میں گزار دینا!

اصل مقصد کیا ہے عصر کی نماز پہلے کیوں ادا کی گئی؟اس کا ایک مقصد ہے اور مقصد یہ ہے کہ عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد جمع تقدیم میں آپ سارے کا سارا وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں لگا دیں۔جب تک سورج غروب نہیں ہوتا آپ نے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف اور مشغول رہنا ہے۔نبی رحمت ﷺ عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی اونٹنی پر بیٹھے ہوئے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے سر جھکا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے اور دونوں ہاتھ نہیں اُترے جب تک کہ سورج غروب نہیں ہوا مسلسل اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے۔نبی رحمت ﷺ کے اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھے سارے گناہ معاف کر دیئے پھر بھی اپنے ربّ کے سامنے اس طریقے سے دعا کرتے ہیں،اس طریقے سے اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی اور انکساری کا مظاہرہ کرتے ہیں تو ہمیں اس سے بھی زیادہ کرنا چاہیے،اس دعا کا اہتمام،ذلت اور انکساری کا اہتمام ہمیں اور بھی زیادہ کرنا چاہیے۔

جب سورج غروب ہو جائے تو روانہ ہو جانا ہے مزدلفہ کی طرف اور مزدلفہ میں جاتے ہی نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور ایک آذان ہو گی پہلے تین رکعت مغرب کی نماز اور پھر دو رکعت عشاء کی نماز،اسے کہتے ہیں جمع تاخیر کہ ہم نے مغرب کی نماز کو تاخیر سے پڑھا

بعد میں عشاء کے وقت میں مغرب کے وقت میں نہیں۔اس کے بعد حاجی کو چاہیے کہ وہ سو جائے آرام کرلے کیوں کہ صبح 10 تاریخ ہے اور 10 تاریخ کو بہت سارے کام کرنے ہیں۔رات گزار لے مزدلفہ میں اور جو لوگ معذور ہیں، بیمار ہیں یا ان کے ساتھ عورتیں ہیں بچے ہیں یا کوئی بوڑھے لوگ ہیں تو وہ آدھی رات کے بعد مزدلفہ سے منیٰ کی طرف

جا سکتے ہیں ان کے لیے جائز ہے، جو تندرست لوگ ہیں وہ فجر کی نماز مزدلفہ میں ادا کریں۔فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور یعنی پورے حج میں آپ کوشش کریں کہ وقت ضائع نہ کریں کہ گنے چنے دن ہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں یہ سارا وقت آپ مصروف رہیں۔

اب 10 تاریخ ہو گئی ہے فجر کی نماز ادا کرنی ہے مزدلفہ میں اور فجر کی نماز کے بعد آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں جب تک کہ سفیدی چھا نہیں جاتی۔جب سفیدی چھا جائے سورج نکلنے سے پہلے آپ نے روانہ ہو جانا ہے منیٰ کی طرف۔منیٰ میں آپ نے کون سے کام کرنے ہیں یہ دوسرے خطبے میں بیان کرتے ہیں۔

"أقول قولي هذا واستغفر الله لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم"

بِسْمِ اللهِ ، وَ اَلْحَمْدُ لله ، وَالْصَّلاَةُ وَالْسّلاَمُ عَلَي رَسُوْلِ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰي اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَّالاَه

أَمَّا بَعْدُ:

مزدلفہ سے نکلنے کے بعد حاجی روانہ ہو جائے منیٰ کی طرف اور منیٰ میں جاتے ہی قارن نے چار کام کرنے ہوتے ہیں۔سب سے پہلے بڑے جمرۃ کو کنکریاں مارے اور بڑا جمرۃ بڑے شیطان سے مشہور ہے تو جو صحیح لفظ ہے وہ جمرۃ ہے شیطان نہیں ہے۔لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ یہ شیطان ہیں، چھوٹا شیطان، درمیانہ شیطان اور بڑا شیطان۔ صحیح لفظ جمرۃ ہے تو بڑے جمرۃ کی طرف جائیں اور سات کنکر مارے دایاں ہاتھ اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے ہوئے۔

یہ کنکر کہاں سے اٹھانے ہیں؟ یہ آپ کی مرضی ہے آپ مزدلفہ سے اٹھالیں، آپ کی مرضی ہے آپ راستے سے اٹھالیں، آپ کی مرضی ہے آپ منیٰ سے اٹھالیں، مزدلفہ شرط نہیں ہے کنکر اٹھانے کی یاد رکھیں آپ کہیں سے بھی یہ کنکر اٹھا سکتے ہیں ۔سات کنکر ماریں اور ہر کنکر کے ساتھ اللہ اکبر کہنا ہے اور شرط یہ نہیں ہے کہ دیوار کو لگے جو سامنے پلر ہے اس کو لگے بلکہ شرط یہ ہے کہ روز کے اندر گر جائے۔اگر یہ کنکر روز کے اندر گر گیا تو آپ کا ایک کنکر کاؤنٹ ہو گیا اس طریقے سے ساتھ کنکر مارنے ہیں۔

سات کنکر مارنے کے بعد قارن پر کیوں کہ قربانی واجب ہے وہ قربانی دے گا۔قربانی دینے کے بعد اپنے سر کے بال کٹوا دے گا اور احرام اتار دے گا کیوں کہ طواف قدوم کے ساتھ سعی حج کر چکا ہے تو قارن صرف طواف الافاضۃ کرے گا اسے طواف

الزیارۃ(زیارت) بھی کہتے ہیں۔یعنی جب بال کٹوالے اس کے بعد مکہ کی طرف روانہ ہو جائے اور طواف الافاضۃ یا طواف الزیارۃ جسے کہتے ہیں وہ ادا کرلے۔

طواف کے بعد سعی ضروری نہیں ہے کیوں کہ وہ پہلے طواف قدوم کے ساتھ سعی کر چکا ہے تو یہاں پر سعی ضروری نہیں ہے۔ جو متمتع ہے اس کے لیے تو ضروری ہے دو طواف اور دو سعی لیکن کیوں کہ ہم حج قران کی بات کر رہے ہیں تو قارن کے لیے صرف طواف الزیارۃ یا طواف الافاضہ کافی ہے۔ہاں! اگر 8 تاریخ کو طواف قدوم کے بعد سعی نہیں کی تو اب واجب ہے اس پر لازم ہے کہ وہ طواف الافاضۃ کے بعد سعی الحج کرلے کیوں کہ سعی الحج حج کے ارکان میں سے ہے اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔

جب یہ کام بھی پورا ہو جائے اب 10 تاریخ کے کام آپ کے پورے ہو گئے ہیں۔ واپس آ جائیں منیٰ کی طرف 11 ذوالحجہ 12 ذوالحجہ اور 13 ذوالحجہ ان کو کہتے ہیں ایام التشریق۔ان میں دو اہم کام کرنے ہیں:

1۔تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا ترتیب سے۔

2۔رات گزارنی ہے منیٰ میں۔

یہ دو واجب ہیں یہ پورے کرنے ہیں۔11 تاریخ کو جب تک کہ سورج زوال نہیں ہوتا، سورج کا زوال ہوتا ہے یعنی سورج درمیان سے گر جائے مغرب کی طرف یعنی ظہر کا وقت شروع ہو جائے تو اس وقت چھوٹے جمرۃ کی طرف چلے جائیں اور کنکر ماریں،دایاں ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتے ہوئے سات کنکر مارنے ہیں۔پھر تھوڑی دور ہو کر جمرۃ سے قبلے کی طرف رخ کرتے ہوئے دعا مانگنی ہے اور یہ دعا کوئی بھی آپ مانگنا چاہتے ہیں تو یہ مسنون جگہ ہے دعا مانگنے کی اور دونوں ہاتھ اٹھانے کی۔اس کے بعد روانہ ہو جائیں درمیانے جمرۃ کی طرف، سات کنکر مارنے ہیں اور سات کنکر مارنے کے بعد تھوڑا سا دور ہو جائیں رش سے اور بھیڑ سے اور قبلے کی طرف رخ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں۔

پھر اس کے بعد روانہ ہو جائیں جمرۃ العقبۃ، جو بڑا جمرۃ ہے اس کی طرف سات کنکر مارنے ہیں اور جمرۃ العقبۃ کے بعد ضروری نہیں دعا مانگنا بلکہ یہاں پر دعا نہیں مانگی جاتی سنت سے ثابت نہیں ہے۔واپس اپنے خیمے میں چلے جائیں آپ کا 11 تاریخ کا عمل ہو گیا۔

12 تاریخ میں بھی اسی طریقے سے کرنا ہے جیسے کہ 11 تاریخ میں کیا ہے کہ چھوٹا جمرۃ، درمیانہ جمرۃ اور بڑے جمرے کو کنکر مارنے ہیں سات سات۔

جس نے روانہ ہو جانا ہے 12 تاریخ کو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے منیٰ کی حدود سے نکل جائے اگر منیٰ کی حدود سے نہیں نکلتا اور سورج غروب ہو جاتا ہے تو پھر 13 کی رات بھی وہاں پر رہنا ضروری ہے۔

جب یہ عمل ہو جائے تو مکہ کی طرف روانہ ہو جائے اور طواف الوداع کر لے، طواف الوداع واجب ہے اور جدہ والوں کے لیے بھی واجب ہے۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ جدہ والوں کے لیے واجب نہیں ہے طواف الوداع۔ طواف الوداع سب کے لیے واجب ہے سوائے دو لوگوں کے:

1۔ جو مکہ میں رہتے ان کے لیے واجب نہیں ہے۔

2۔ حائضہ عورت، جس عورت کو حیض آ جائے تو وہ بغیر طواف الوداع کے جا سکتی ہے اس پر واجب نہیں ہے یہ اس کے علاوہ طواف الوداع سب پر واجب ہے۔ اس طریقے سے حج کے سارے اعمال پورے ہو گئے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سب مسلمانوں کے حج اور عمرے کو قبول فرمائے اور ہر سال میں امن و سلامتی سے اسی طریقے سے حج ہوتے رہیں، آمین ۔

عباد اللہ:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾(الاحزاب:56)

أللّٰهم صل وسلم وبارك على نبيك محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

"وارض أللّٰهم عن الخلفاء الراشدين، أبي بكر وعمر وعثمان وعلي، وعن الصحابة أجمعين، وعن التابعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، وعنا معهم بفضلك وكرمك وجودك بمنّك و احسانك ياأرحم الراحمين"

"أللّٰهم أعز الإسلام والمسلمين، وأذل الشرك والمشركين، ودمر أعداءك أعداء الدين ، أللّٰهم آمنا في أوطاننا، وأصلح أئمتنا وولاة أمورنا، ولا تجعل ولايتنا إلا فيمن خافك واتقاك واتبع رضاك يا أرحم الراحمين!أللّٰهم انصر اخواننا المسلمين مستضعفين في كل مكان، أللّٰهم انصراخواننا المسلمين مستضعفين في كل مكان، أللّٰهم انصراخواننا المسلمين مستضعفين في كل مكان"

عباد اللہ: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَآئِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾(النحل:90)

"فاذكروا الله العظيم الجليل يذكركم واشكروه على النعم يزدكم ولذكر الله أكبر والله يعلم ما تصنعون"

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (132.حج ادا کرنے کا مسنون طریقہ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio